نومولود بچے کے بالوں کے برابر چاندی شرعی فقیر پر صدقہ کرنا ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نومولود بچے کے بالوں کے وزن کے برابر، جو چاندی صدقہ کرنے کا حکم ہے، کیا یہ چاندی شرعی فقیر کو دینا لازم ہے؟ یا بغیر حیلہ کسی بھی نیک کام میں خرچ کر سکتے ہیں؟ اس کے متعلق رہنمائی فرما دیں۔

سائل: مزمل (فیصل آباد)

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

نومولود بچے کے بال منڈوانا اور ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنا مستحب ہے، چونکہ یہ نفلی صدقہ ہے، اس لیے اسے صرف شرعی فقیر کو ہی دینا لازم و ضروری نہیں، بلکہ غنی کو دینا یا کسی بھی کارِ خیر میں صرف (خرچ) کرنا بھی جائز ہے اور اس کے لیے کسی شرعی حیلے کی ضرورت بھی نہیں۔ البتہ غنی کی بجائے فقیر و محتاج کو دینا، زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

نومولود بچے کے بال اتارنے اور اس کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنے کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ”عق رسول اللہ عن الحسن بشاة، وقال: يا فاطمة احلقي رأسه، وتصدقي بزنة شعره فضة. قال: فوزنته فكان وزنه درهما أو بعض درهم“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور یہ فرمایا کہ ”اے فاطمہ! اس کا سر مونڈ دو اور بال کے وزن کے برابر کی چاندی صدقہ کرو“ ہم نے بالوں کا وزن کیا، تو وہ ایک درہم یا درہم کے بعض حصہ کے برابر تھے۔ (سنن الترمذي جلد 3، صفحہ 179، مطبوعہ دار الغرب الإسلامي، بیروت)

نومولود بچے کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا مستحب ہے، جیسا کہ مذکورہ حدیث مبارک کے الفاظ ”یا فاطمة احلقي“ کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”وهو أمر ندب فيه وفيما بعده“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حلق

کروانے اور اس کے بعد والے کام (چاندی صدقہ کرنے) کا حکم دیا، یہ عمل مستحب ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد7، صفحہ2689، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

رد المحتار میں ہے: "يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه ويتصدق عند الأئمة الثلاثة بزنة شعره فضة أو ذهبا" ترجمہ: جس کے ہاں بچے کی ولادت ہو، اس کے لیے مستحب ہے، بچے کا ساتویں دن نام رکھے، اس کے سر کو مونڈوائے اور آئمہ ثلاثہ کے نزدیک ان بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کرے۔ (رد المحتار، جلد9، صفحہ554، مطبوعہ کوئٹہ)

صدقہ نافلہ میں تملیک فقیر ضروری نہیں، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "**چرم قربانی کا تصدق اصلاً واجب نہیں، ایک صدقہ نافلہ ہے، اس میں اشتراطِ تملیک کہاں سے آیا، بلکہ ہر قربت جائز ہے۔**" (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ488، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدقہ نافلہ غنی کو بھی دے سکتے ہیں، جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: "وأما صدقة التطوع فيجوز صرفها إلى الغني" ترجمہ: نفلی صدقہ، غنی کو دینا جائز ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ47، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

نفلی صدقہ غنی کی بجائے فقیر کو دینے میں زیادہ ثواب ہے، جیسا کہ رد المحتار میں ہے: "وصرح في الذخيرة بأن في التصدق على الغني نوع قربة دون قربة الفقير" ترجمہ: اور "الذخیرہ" میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ مالدار پر صدقہ کرنا بھی ایک قسم کی نیکی ہے، مگر فقیر پر صدقہ کرنے کی نیکی کے درجے سے کم ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد6، صفحہ517، مطبوعہ کوئٹہ)

نفلی صدقہ بغیر حیلہ شرعی ہر نیک کام میں خرچ کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ فتاوی بحر العلوم میں ہے: "**صدقات نافلہ، جیسے چرم قربانی، چندہ، ہدیہ وغیرہ کو کسی امر خیر میں صرف کرنے کے لیے حیلہ کرنے کی ضرورت نہیں، وہ براہ راست بھی تمام مصارف میں خرچ ہو سکتا ہے۔**" (فتاوی بحر العلوم، جلد2، صفحہ207-208، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9510

تاریخ اجراء: 19 ربیع الاول 1447ھ/13 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net